عقيدة أهل السنة والجماعة

تأليف

عبدالعزيز بن عبدالله الراجحي

ترجمة

ابو اسعد قطب محمد الاثرى

مراجعة

شيخ ذاكر حسين وراثت الله المدنى

اردو

ح جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة ، ١٤٤٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الراجحي ، عبدالعزيز بن عبدالله

عقيدة أهل السنة والجماعة باللغة الأردية. / عبدالعزيز بن عبدالله الراجحي ؛ محمد قطب لله ؛ مركز اصول - ط ١.- الرياض، ١٤٤٣هـ

٨٨ ص، ١٦ سم x ٢١ سم

ردمك : ٠-٠٨-٨٣٨٢-٦٠٣-٩٧٨

١- العقيدة الاسلامية أ.قطب لله ، محمد (مترجم) ب.مركز اصول (مترجم) ج.العنوان

ديوي ٢٤٠ ١٤٤٣/١١٦٩٥

رقم الايداع: ١٤٤٣/١١٦٩٥

ردمك : ٠-٠٨-٨٣٨٢-٦٠٣-٩٧٨

مرکز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com

یہ کتاب مرکز اصول کی جانب سے تیار کی گئی ہے او ردیدہ زیب انداز میں اس کی ڈیزائن کی گئی ہے، اوراس میں استعمال شدہ تمام فوٹو اسی کی ملکیت اوراسی کے حقوق ہیں، تمام ذرائع استعمال کرتے ہوئے مرکز اصول اس کتاب کو طباعت و نشر کرنے کی ہر مسلمان کو اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ اس کے ماخذ کی طرف اشارہ کا التزام کیاجائے، نیز نص کے نقل کرتے وقت کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہ کی جائے ،اور ساتھ ہی مرکز کی یہ سفارش ہے کہ پرنٹنگ کی کوالٹی کا خاص اہتمام کیا جائے۔

+966 11 445 4900
+966 11 497 0126
P.O.BOX 29465 Riyadh 11457
osoul@rabwah.sa
www.osoulcenter.com

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

مقدمہ مؤلف	9
اللہ پر ایمان	11
فرشتوں پر ایمان	13
جنات پر ایمان	21
آسمانی کتابوں پر ایمان	25
رسولوں پر ایمان	31
اولوالعزم میں افضل ترین رسول	36
رویت باری تعالی اور عہد وپیمان پر ایمان	41
کفر وایمان کا حکم لگانے پر ایمان	43
صحابہ کرام اور اہل بیت کی فضیلت پر ایمان	47
آخرت کے دن پرایمان	53
حساب پر ایمان	55
حوض پر ایمان	57
جنت وجہنم پر ایمان	59
شفاعت پر ایمان	61
بھلی وبری تقدیر پر ایمان لانا	65
علم پرایمان لانے کا مطلب	65
لکھنے پرایمان لانے کا مطلب	67
مشیئت پرایمان لانے کا مطلب	69
پیدا کرنے اور ایجاد کرنے پرایمان لانے کا مطلب	73
کلمہ توحید لا الہ الا اللہ میں جو چیزیں لازمی ہیں	77
کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے شروط	77
کلمہ رسالت محمد رسول اللہ کی گواہی کے شروط	79
کلمہ توحید لاالہ الا اللہ کے نواقض	81
خاتمہ	85

مقدمہ مؤلف

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف المرسلین، نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، أما بعد:

بیشک اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے، چاہے مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار محسوس ہو، نبی اکرم ﷺ نے بالکل واضح انداز میں لوگوں تک یہ بات پہنچا دی، اور آپ کے بعد سلف صالحین یعنی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور پھر ان کے بعد ائمہ کرام آپ ہی کے راستے پر چلتے ہوئے دین حق کی تبلیغ فرمائی،اور آپ ﷺ ہی کی رہنمائی اختیار کی، اور آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کی، اور اللہ اور اس کے رسول، اس کے فرشتوں پر،اور اس کی تمام آسمانی کتابوں پر اور اس کے جملہ رسولوں پر اور یوم آخرت پر اور اس کی بھلی وبری تقدیر پر ایمان لائے، اللہ کے بیان کردہ احکامات کی تعمیل کی، اور اس کے منع کردہ تمام کاموں

سے اجتناب کیا،اور نور الہی سے اپنے آپ کو منور کیا،یہی لوگ راہ راست پر گامزن تھے۔

حقیقی معنوں میں یہی اہل السنہ والجماعہ اور اہل الحق نیز یہی طائفہ منصورہ ہیں،پھر جیسے جیسے یہ عہد دور ہوتا گیا اور ان کے بعد ان کے جانشین آتے گئے،پھر انہوں نے ہی ان کے دین کو تبدیل کردیا اور جماعتوں وگروہوں میں بٹ گئے، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی کی یہ کرم فرمائی تھی کہ اس نے اس امت کے دین کے اصولوں کی حفاظت فرمادی،جیسا کہ صحیح حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ».

”میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی،ان کی معاونت نہ کرنے والے انہیں نقصان نہ پہونچا سکیں گے“ (مسلم: 4950)۔

واضح رہے کہ یہ رسالہ بہت سے احباب کے مطالبہ کو پورا کرنے کے مقصد کی خاطر جمع کیا گیا ہے، میں اللہ سے خواست گار ہوں کہ اللہ سب کو ہدایت پر ثابت قدم رکھے، وہی اس کا مالک ومختار ہے، اور درودو سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔

کتبہ /

عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمن الراجحي

اللہ پر ایمان

وہ اللہ کو رب، بادشاہ اور اللہ ومعبود حقیقی مانتے ہوئے اس پر ایمان لاتے ہیں، اور بلا شبہ اللہ ہی ہر چیز کا رب اوراس کامالک وخالق ہے، وہی پالن ہار اور اس کے سوا سب پرورش پانے والے ہیں،وہ خالق اور اس کے سوا سب مخلوق ہیں، وہی مالک اور اس کےعلاوہ سب اس کے مملوک ہیں، وہی ہر چیز کی تدبیر کرنے والا اور اس کے سوا سب تدبیر شدہ ہیں،اور اللہ ساتوں آسمان کے اوپر اپنے عرش پر مستوی اپنے بندوں سے الگ ہے،اور اللہ کے اسمائے حسنی ہیں جسے اس نے اپنی ذات کے لئے موسوم کیا ہے،یا جسے اس کے رسول نے موسوم کیا ہے، اور اللہ کے لئے ایسی اعلی صفات ہیں جسے اللہ نے بذات خود بیان کیا ہے یا اللہ کے رسول نے اسے بیان کیا ہے،غیروں کو چھوڑ کروہی مستحق عبادت ہے، تو وہی حقیقی معبود ہے اور اس کے سوا تمام کے تمام معبود باطل ہیں، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلۡبَٰطِلُ ﴾ [سورة الحج: ٦٢].

”یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے، اور اللہ کو چھوڑ کر جس کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہے“

اللہ کے ہر چیز کی ربوبیت (پالنہاری) سے، یا ہر چیز کی اس کی ملکیت، یا ہر چیز کے اس کے خالق ہونے یا ہر چیز کے اس کے مدبر ہونے کا انکار کیا، یا اس کی ہر چیز پر فوقیت یا بلندی کا انکار کیا، یا عرش پر اس کے مستوی ہونے کا انکار کیا، حالانکہ وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے، یا اس کے ناموں میں سے کسی نام کا انکار کیا جیسے علیم،قدیر، سمیع، بصیر یا اس کے اوصاف میں سے کسی صفت کا انکار کیا جیسے اس کا سننا، یا دیکھنا، یا ہر چیز کا اس کو علم ہونا، یا ہر چیز پر اس کا قادر ہونا، یا اس کی الوہیت ومستحق عبادت ہونے کا انکار کرنا یا یہ گمان کرنا کہ اس کے سوا دوسرا عبادت کا مستحق ہے، تو اہل سنت والجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ ایسا کرنے والا مشرک وکافر ہے،جو اپنے سابقہ امور میں سے کسی ایک امر کے انکار کے سبب کفر کرتا ہے۔

فرشتوں پر ایمان

اہل سنت والجماعت فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اشخاص ہیں، اور ان میں حسی صلاحیت ہے، وہ اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے ہیں، وہ آتے وجاتے ہیں، وہ دیکھتے اور رسول سے ہم کلام بھی ہوتے ہیں، اور وہ نادیدہ جہاں سے تعلق رکھتے ہیں، اور وہ کبھی کبھی دکھائی بھی پڑتے ہیں جیسے کہ جبریل علیہ السلام مریم کے سامنے کامل بشر کی شکل میں نمودار ہوئے، اور جیسا کہ صحابہ کرام نے جبریل علیہ السلام کو انتہائی سفید کپڑے میں ملبوس اور انتہائی کالے بال والے شخص کی شکل وصورت میں دیکھا، اور پھر جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا، پھر اس کے بعد ایمان اور پھر احسان اور پھر قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق سوال کیا۔

☆ اور اہل سنت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے :

«خُلِقَتِ المَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ».

"فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، جنات آگ کے انگارے سے پیدا کئے گئے، اور آدم کی پیدائش ایسے ہوئی جیسے کی تمہارے لئے بیان کیا گیا ہے" یعنی مٹی سے (مسلم: 2996)۔

☆ اور اہل سنت والجماعت فرشتوں کے عزو شرف اور ان کی فضیلت واللہ کے نزدیک ان کے مکان ومرتبے پر ایمان رکھتے ہیں،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ﴾ [التحريم: ٦].

"اللہ نے انہیں جس کا حکم دیا ہے وہ اس میں اس کی نافرمانی نہیں کرتےاور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ہوتا ہے"۔

☆ ☆ اہل سنت والجماعت فرشتوں کی ذمہ داریوں اور ان کے کاموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں،اور آسمانوں وزمین میں جتنی بھی کائناتی اور قدری حرکت ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے انہیں کی پیداوار ہے،فرشتوں کی الگ الگ قسمیں ہیں،فرشتوں کی چند قسمیں ہیں:

☆ کام کو تقسیم کرنے والے فرشتے۔

☆ دل خوش کرنے والے فرشتے۔

☆ زور سے جھونکا دینے والے فرشتے۔

☆ (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنے والے فرشتے۔

☆ حق وباطل کو جدا جدا کردینے والے فرشتے۔

☆ وحی لانے والے فرشتے۔

☆ ڈوب کر سختی سے کھینچنے والے فرشتے۔

☆ بند کھول کر چھڑا دینے والے فرشتے۔

☆ تیرنے پھرنے والے فرشتے۔

☆ دوڑ کر آگے بڑھنے والے فرشتے۔

☆ کام کی تدبیر کرنے والے فرشتے۔

☆ صف باندھنے والے فرشتے۔

☆ پوری طرح ڈانٹنے والے فرشتے۔

☆ ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والے فرشتے۔

☆ عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے،اور دنیا میں ان کی تعداد چار ہے، قیامت کے دن عرش الٰہی کو آٹھ فرشتے اٹھائیں گے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَٱلۡمَلَكُ عَلَىٰٓ أَرۡجَآئِهَاۚ وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٖ ثَمَٰنِيَةٞ﴾ [سورة الحاقة: ١٧].

”اس کے کناروں پر اللہ کے فرشتے ہوں گے، اور تیرے پروردگار کا

عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے"۔

☆ اور وہ فرشتے جو عرش الٰہی کے ارد گرد ہیں، اور وہ عرش الٰہی کے اٹھانے والے معزز فرشتوں کے ہمراہ ہوتے ہیں، وہ اللہ کی تسبیح میں محو رہتے ہیں، اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ٱلَّذِينَ يَحۡمِلُونَ ٱلۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيُؤۡمِنُونَ بِهِۦ وَيَسۡتَغۡفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ﴾ [سورة غافر:٧].

"عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں"

☆ سورج کا ذمہ دار فرشتہ۔

☆ چاند کا ذمہ دار فرشتہ۔

☆ ستاروں کا ذمہ دار فرشتہ۔

☆ جنت کا ذمہ دار اور اس کی نعمتیں تیار کرنے والا فرشتہ۔

☆ جہنم کا ذمہ دار اور جہنمی کے لئے عذاب تیار کرنے والا فرشتہ۔

☆ پہاڑوں کا ذمہ دار فرشتہ۔

☆ انسانوں کا ذمہ دار فرشتہ۔

☆ نطفہ کا ذمہ دار اوراس کی تخلیق کی تکمیل تک پورے معاملے کی نگرانی کرنے والا فرشتہ۔

☆ انسانوں کی حفاظت کی نگرانی کرنے والا فرشتہ اور انہیں میں سے وہ فرشتے بھی ہیں جوبندوں میں انس وجن کے اعمال کو لکھتے ہیں اور ان کی نیکیوں اور برائیوں کو قلم بند کرتے ہیں،اور ان میں سے ہر بندے کی رات کے چار فرشتے اور ان کے بدلے دن کے چار فرشتے نگرانی کرتے ہیں جن میں دو فرشتے ان کے سامنے اور ان کے پیچھے سے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اور دو فرشتے ان کے داہنے جانب اور بائیں جانب سے ان کا افعال لکھتے ہیں جیسا کی صحیح حدیث میں وارد ہے:

«يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلائَكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلائِكَةٌ بِالنَّهَارِ».

"اور یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات میں اور دن میں فرشتے آتے ہیں"۔ (بخاری: 7486 ومسلم: 632)۔

☆ بندوں کی روح قبض کرنے کی ذمہ داری والے فرشتے، اور ان میں سب سے پہلا نام ملک الموت کا ہے یہی فرشتہ جسم سے روح نکالتا ہے اور پھر اس کا ساتھی فرشتے اسے پکڑتے ہیں اوراسے کفن میں رکھ لیتے ہیں،اور اللہ ہی نیند میں روح کھینچنے کا حکم کرنے والا ہے،وفات دینے کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ﴾ [سورة الزمر: ٤٢].

"اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کرلیتا ہے"۔

اور وفات دینے کی نسبت اللہ کے اس قول میں ملک الموت کی جانب کی گئی ہے:

﴿قُلْ يَتَوَفَّـٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ﴾ [سورة السجدة:١١].

"کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گاجو تم پر مقرر کیا گیا ہے"۔

اور وفات دینے کی نسبت رسل یعنی فرشتوں کی طرف اللہ کے اس فرمان میں ہے:

﴿حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ﴾ [سورة الأنعام:٦١].

"یہاں تک کہ جب تمہارے کسی ایک کو موت آتی ہے اسے ہمارے بھیجے ہوئے قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے"۔

☆ صور میں پھونک مارنے والا ذمہ دار فرشتہ، اور وہ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

☆ بارش برسانے کا ذمہ دار فرشتہ اور وہ میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

☆ وحی الٰہی لانے والے ذمہ دار فرشتہ اور وہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

فرشتوں کے سردار اوران میں بڑے شرف کے حامل تین ایسے فرشتے ہیں جن کی ذمہ داریاں زندگی سے متعلق ہیں، اور وہ تین فرشتے جبریل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں۔

جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری اس وحی کو لانے کی ہے جس میں دلوں اور روحوں کی زندگی ہے۔

میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری بارش کے ان قطروں کی ہے جس میں زمین اور بدن کی زندگی ہے۔

اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کی ذمہ داری ہے جس میں لوگوں کی موت کے بعد روحوں کو واپس لاکر زندگی فراہم کرنا ہے،یہی وجہ ہے کہ تہجد کی نماز والی حدیث استفتاح میں اللہ کے نبی ﷺ نے ان تینوں فرشتوں کے اللہ کے رب ہونے کے وسیلے سے یہ دعا فرمائی، جیسا کہ اس کے متعلق صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اسی دعائے ثنا کے ساتھ آغاز فرماتے:

«اللهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ».

”یا اللہ! پالنے والے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرائیل اور میکائیل دونوں رحمت کے فرشتے ہیں اور اسرافیل ان کے اور اللہ کے بیچ میں رسول ہیں) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ

کے جاننے والے، تو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، مجھے حق کی سیدھی راہ بتا جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے، بیشک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے" (مسلم:770)۔

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جس نے فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتہ کا انکار کیا تووہ کافر ہے،اور اسی طرح فلاسفہ یا ان کے علاوہ جن لوگوں نے کہا کہ فرشتے محض ایک نورانی اشکال کے نام ہیں ان کے گمان کے مطابق نبی ﷺ انہیں شکلوں کا تخیل کرتے تھے،یا ان کے گمان کے مطابق فرشتے انسان میں پائی جانے والی اعلی درجے کی عقلی قوت کا نام ہیں اور یہ نظریہ فلاسفہ میں سے ارسطو،ابو نصر الفارابی وابو علی بن سینا کا ہے،چنانچہ جس نے ایسا کہا وہ بھی کافر ہے،کیونکہ اس نے فرشتوں کا انکار کیا،اوریہ اللہ اور اس کے رسول کا جھٹلانے والا بھی قرار پایا۔

جنات پر ایمان

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جنات ثقلین میں سے ایک اللہ کی مخلوق ہے،یہ بھی مکلف ہیں اور انسانوں کی طرح اللہ نے انہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [سورة الذاريات:٥٦]

”میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں“۔

پس جس شخص نے جنات کا انکار کیا تو وہ کافر ہے،اس لئے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ٹھہرا،اور ہر آدمی کے ساتھ جنات میں سے ایک اس کا ساتھی ہوتا ہے،جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت سے یہ ثابت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ» قَالُوا: وَإِيَّاكَ، يَا

رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَإِيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ؛ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ».

”تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے“، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ !شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے نیکی کے“ (مسلم: 2814)۔

جنات عالم غیب سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ہمیں دیکھتے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے، یہ عمومی حالت کی بات ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ [سورة الأعراف:٢٧].

”وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو“۔

اور کبھی کبھی جنات ظاہر ہوتے ہیں، اور بعض دفعہ انسانی متعدد شکلوں میں، اور کبھی ان کے علاوہ جانوروں کے بھیس میں بھی دکھائی پڑتے ہیں،کیونکہ اللہ نے انہیں اس کی صلاحیت عطا کی ہے، اور جنات میں سب سے بڑا ابلیس ہے۔

جنات میں جو کافر ہیں وہی شیاطین کہلاتے ہیں،ان میں سے جو

مسلمان ہوجاتے ہیں ان کا نام شیطان نہیں رکھا جاتا۔

اہل سنت والجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ جس نے شیاطین کاانکار کیا یا کہا: شیاطین انسان میں پائی جانے والی ردی عقلی قوت کا نام ہے، تو وہ کافرہے، کیونکہ ایسا کہنے والا اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿شَيَٰطِينَ ٱلۡإِنسِ وَٱلۡجِنِّ يُوحِي بَعۡضُهُمۡ إِلَىٰ بَعۡضٖ زُخۡرُفَ ٱلۡقَوۡلِ غُرُورٗا﴾ [سورة الأنعام:١١٢].

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن، جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں“۔

ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَٱلشَّيَٰطِينَ كُلَّ بَنَّآءٖ وَغَوَّاصٖ﴾ [سورة ص:٣٧].

”اور (طاقت ور) جنات کو بھی (ان کا ماتحت کر دیا) ہر عمارت بنانے والے کو اور غوطہ خور کو“۔

اور ہر سرکش کو شیطان کا نام دیا جاتا ہے،جیساکہ حدیث میں ہے:

«الكَلْبُ الأَسْوَدُ شَيْطَانٌ».

”کالا کتا شیطان ہے“ (مسلم: 510)۔

ایک اور جگہ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ ٱلشَّيۡطَٰنَ لَكُمۡ عَدُوّٞ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا﴾ [سورة فاطر:٦].

”یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو“۔

آسمانی کتابوں پر ایمان

اہل سنت والجماعت نازل شدہ کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، ان کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ نے اپنے نبیوں ورسولوں پر انسانوں کی ہدایت کی خاطر اور ان کے درمیان اختلاف برپا ہونے کی صورت میں فیصلے کی خاطر بہت سی کتابوں کو نازل فرمایا ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ ۚ وَمَا ٱخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَا ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلْحَقِّ بِإِذْنِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [سورة البقرة:٢١٣].

”دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں، تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہوجائے۔ اور صرف ان ہی لوگوں نے جنھیں کتاب دی گئی تھی، اپنے پاس دلائل آچکنے کے بعد آپس کے

بغض وعناد کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا اس لئے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیئت سے رہبری کی اور اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے“۔

یہی کتابیں ہدایت ونور اور دلوں میں چیزوں کے لئے باعث شفا ہیں۔

اور اہل سنت والجماعت ان آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کا نام اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے جیسے تورات، انجیل، زبور، اور قرآن، صحف ابراہیم، صحف موسی، ان تمام کتابوں میں سب سے افضل واعظم، اور خاتم وحاکم اور ساری کتابوں پر شاہد ونگہبان اللہ کی کتاب قرآن عظیم ہے،پھر اس سے جڑی ہوئی تورات ہے،اللہ نے ان دونوں کو اپنی کتاب میں مختلف مقامات پر جوڑ کر بیان کیا ہے۔جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا۟ لَوْلَآ أُوتِىَ مِثْلَ مَآ أُوتِىَ مُوسَىٰٓ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا۟ بِمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا۟ سِحْرَانِ تَظَٰهَرَا وَقَالُوٓا۟ إِنَّا بِكُلٍّ كَٰفِرُونَ ﴾ [سورة القصص:٤٨].

”پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اچھا تو کیا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا، صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں“۔

ایک دوسری جگہ اللہ نے یوں فرمایا:

﴿ثُمَّ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَـٰبَ تَمَامًا عَلَى ٱلَّذِىٓ أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ﴾ [سورة الأنعام:١٥٤].

"پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہوجائے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین لائیں"۔

ایک اور مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَهَـٰذَا كِتَـٰبٌ أَنزَلْنَـٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [سورة الأنعام:١٥٥]

"اور یہ عظیم کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور بچ جاؤ، تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

اللہ کی ان نازل کردہ کتابوں پر اجمالی طور پر ایمان لانا واجب ہے، اور یہ اعتقاد رکھنا بھی واجب ہے کہ اللہ نے لوگوں کی ہدایت اور ان کے درمیان فیصلے کے لئے انہیں نازل فرمایا ہے،اور رہی بات قرآن عظیم کی تو اس پر خصوصی طور پر تفصیلی انداز میں ایمان لانا واجب ہے، اور ایک مسلمان اس پر یوں اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی نےاس قرآن کے ساتھ لفظی ومعنوی اعتبار سے حرف وصوت کے ساتھ گفتگو فرمائی ہے،جسے جبریل علیہ السلام نے اللہ سے سنا ہے، اور اسے اللہ نے اپنے نبی کے دل پر وحی کی شکل میں نازل فرمایا ہے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

﴿نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ ٱلْمُنذِرِينَ﴾ [سورة الشعراء: ١٩٣-١٩٤].

''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے☆ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں''۔

اور تلاوت قرآن ایک عبادت ہے جس کے ذریعے اللہ کے بندے اس کی عبادت کرتے ہیں،جس نے اس کے ایک حرف کی تلاوت کی اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں ہیں،جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے، (ترمذی:2910، صحیح)۔

اور قرآن کریم کی لفظی تلاوت یہ تلاوت کی دوسری نوعیت کے لئے وسیلہ ہے،اوریہ حکمی تلاوت-جس پر سعادت مندی کا انحصار ہے- اس کامطلب ہے اس میں بیان کردہ خبر کی تصدیق کرنا،اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا،اور وہ اس انداز سے کہ اس کے احکامات کو بجا لانا،اور اس کے منع کردہ اموروسے اجتناب کرنا،اوراس کے واضح ومحکم احکام پر عمل کرنا،اس کے متشابہات پر ایمان لانا،اس کے الفاظ سے نصیحت حاصل کرنا،اوراس کے زجر وتوبیخ سے ڈرجانا وسہم جانا،اورزندگی کے ہر شعبہ کے معاملات میں اسے فیصل سمجھنا،چنانچہ جس نے اس کے بیان کردہ خبروں کی تصدیق کی اور اس کے احکام کو نافذ کیا تو وہی سعادت مند اورنجات کا حامل ہوگا،اور جس نے اس کے اخبار کی تکذیب کی اور اس کے احکام کا نفاذ نہیں کیا تو وہی ہلاک وبرباد ہونے والا بدبخت ہے۔

اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ جس نے آسمان سے نازل شدہ کتابوں کی تکذیب کی تو وہ کافر ہے،اور جس نے کفریہ طور پر ایک کتاب کی تکذیب کی وہ کذاب ہے، یا اس کتاب کے بعض حصے کی تکذیب کی تو اس نے کفر کیا،اور ایسے ہی جس نے قرآن کی ایک آیت یا اس کے ایک حرف کی تکذیب کی تو اس نے کفر کیا،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ ٱلْكِتَـٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْىٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلْعَذَابِ﴾ [سورة البقرة:٨٥].

”پھر کیا تم کتاب کے بعض پر ایمان لاتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تو اس شخص کی جزا جو تم میں سے یہ کرے اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن وہ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا﴾ [سورة النساء:١٣٦].

”اے ایمان والو! اللہ تعالی پر، اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں، ایمان لاؤ! جو شخص اللہ تعالی سے

اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا‘‘۔

آیت کے ابتدائی حصے میں اس کا ذکر ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِن قَبۡلُ﴾ [سورة النساء:١٣٦].

’’ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں‘‘۔

اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے،اس لئے کہ قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

رسولوں پر ایمان

اہل سنت والجماعت رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں:ان کا اعتقاد ہے کہ اللہ نے انسانوں میں سے لوگوں کی طرف بہت سے رسول بھیجے،اور وحی کے فرشتے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے واسطے سےان کی طرف اللہ نے وحی کی،اور حق کے ساتھ اللہ نے ان پر کتاب نازل فرمائی،تو وہ لوگوں تک اللہ کے دین کو پہونچاتے،اور اللہ کے پسندیدہ اور رضامندی والے کاموں کی جانب انہیں دعوت دیتے،اور اللہ کے ناپسندیدہ وغیر مقبول کاموں سے انہیں روکتے،اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے۔

اور اہل سنت والجماعت ان تمام انبیاء ورسل پر ایمان لاتے جن کا نام اللہ نے قرآن عزیز میں بیان کیا،اور سورہ الانعام والنساء میں ان کا ذکر آیا ہے،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ كَمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ نُوحٖ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعۡدِهِۦۚ وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ

وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَۚ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴾ [سورة النساء: ١٦٣].

”یقینا ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح عَلَيْهِ السَّلَام اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف۔ اور ہم نے داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کو زبور عطا فرمائی“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ ءَاتَيْنَٰهَآ إِبْرَٰهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦۚ نَرْفَعُ دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾ [سورة الأنعام: ٨٣].

”اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کو ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھی ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں۔ بےشک آپ کا رب بڑا حکمت والا بڑا علم والا ہے“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَۚ كُلًّا هَدَيْنَاۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَٰرُونَۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًاۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [الأنعام: الآيات ٨٤-٨٦].

"اور ہم نے ان کو اسحاق دیا اور یعقوب ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں ☆ اور (نیز) زکریا کو اور یحیٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو، سب نیک لوگوں میں سے تھے ☆ اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت دی"۔

اور انہیں کے لسٹ میں شامل کیا جائے گا ہود وصالح وشعیب ومحمد ﷺ کو بھی،تو ان کی تعداد کل پچیس ہوئی،ہوبہو ان کا ناموں کے ساتھ ان پر ایمان لانا واجب ہے،اور جو ان کے علاوہ ہیں ان پر اجمالی طور پر ایمان لانا واجب ہے،بایں طورکہ ایک مومن یہ ایمان وعقیدہ رکھے کہ اللہ نے لوگوں کی ہدایت کی خاطر بے شمار رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے،جن کی تعداد اور نام کا علم صرف اللہ کو ہی ہے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ﴾ [النساء: ١٦٤].

" اور آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کئے ہیں اور بہت سے رسولوں کے نہیں بھی کئے"۔

اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے رسولوں کی تکذیب

کی وہ کافر ہے،اورایسے ہی جس نے کسی ایک رسول کی تکذیب کی، اس لئے کہ تمام رسول آپس میں ایک دوسرے سے جڑے ہیں،پہلے والوں کے رسالت کی بشارت بعد میں آنے والوں کے ذریعہ دی گئی ہے،اور بعد میں آنے والے رسول پہلے والے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوحٍ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ [الشعراء١٠٥].

''قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا''۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَتۡ عَادٌ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ [الشعراء:١٢٣].

''عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا''۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَتۡ ثَمُودُ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ [الشعراء:١٤١].

''ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا''۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوطٍ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ [الشعراء:١٦٠].

''قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا''۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَذَّبَ أَصۡحَٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ ٱلۡمُرۡسَلِينَ﴾ [الشعراء:١٧٦].

"ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا"۔

اور اسی طرح جس نے کسی نبی کی نبوت یا اس کی رسالت پر شک کیا تو وہ کافر ہے،اور جس نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا وہ بھی کافر ہے۔

رسولوں میں افضل رسول:

اولوالعزم رسول پانچ ہیں: نوح، ابراہیم، موسی،عیسی اور محمد علیہم الصلاۃ والسلام ہیں، اور ان کا ذکر قرآن کریم کی دو سورتوں (الاحزاب، الشوری) میں آیا ہے،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِيثَٰقَهُمۡ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٖ وَإِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَۖ وَأَخَذۡنَا مِنۡهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظٗا﴾ [الأحزاب:٧].

"جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے، اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا"۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحٗا وَٱلَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهِۦٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓۖ أَنۡ أَقِيمُواْ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُواْ فِيهِۚ كَبُرَ عَلَى ٱلۡمُشۡرِكِينَ مَا تَدۡعُوهُمۡ إِلَيۡهِۚ ٱللَّهُ يَجۡتَبِيٓ إِلَيۡهِ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِيٓ إِلَيۡهِ مَن يُنِيبُ﴾ [الشورى:١٣].

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہ نمائی کرتا ہے“۔

اولوالعزم میں افضل ترین رسول:

افضل اولوالعزم دو خلیل ابراہیم اور محمد علیہما السلام ہیں۔

اور دونوں خلیلوں میں افضل ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں،اورآپ تمام انسانوں کے سردار ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:

«وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، وَلا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمْدِ، وَلا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي».

”میں بروز قیامت تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور اس پر کوئی ناز نہیں، اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین پھٹے گی، اور اس پر کوئی فخر نہیں، اور میرے ہاتھ میں حمد کا پرچم ہوگا، اس پر کوئی فخر نہیں، آدم اوران سے کم مقام کے لوگ میرے پرچم کے نیچے ہوں گے“ (مسند احمد:2692،ابن حبان: 6478، امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)۔

تمام رسولوں میں یہ ہمارا نصیب ہے،اور ہمارے مقابلے میں دوسری امتوں کا یہ نصیب ہے،اس لئے آپ ﷺ پر ایمان لانا، اور آپ کی تصدیق کرنا،اور آپ سے محبت ودوستی کرنا، آپ کی بتائی ہوئی ساری باتوں کی تصدیق کرنا،جن چیزوں کا آپ نے حکم دیا ہے ان سارے احکام کو نافذ کرنا، اور آپ کے تمام منع کردہ کاموں سے اجتناب کرنا،اور آپ کی شریعت کے مطابق اللہ کی بندگی کرنا واجب ہے۔

آپ کے عمومی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے بایں طور کہ آپ دونوں مخلوق انسان وجن،اور عرب وعجم سب کے لئے بھیجے گئے تھے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴾ [سبأ:٢٨].

”ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بےعلم ہے“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ﴾ (الأنعام: ١٩].

”اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو

ڈراؤں“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿قُلۡ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسۡتَمَعَ نَفَرٞ مِّنَ ٱلۡجِنِّ فَقَالُوٓاْ إِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡءَانًا عَجَبٗا ١
يَهۡدِيٓ إِلَى ٱلرُّشۡدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦۖ وَلَن نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدٗا﴾ [الجن:١-٢].

”(اے محمد! ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے ☆ جو راہ راست کے طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے“۔

ایک اور مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذۡ صَرَفۡنَآ إِلَيۡكَ نَفَرٗا مِّنَ ٱلۡجِنِّ يَسۡتَمِعُونَ ٱلۡقُرۡءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓاْ أَنصِتُواْۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوۡاْ إِلَىٰ قَوۡمِهِم مُّنذِرِينَ﴾ [الأحقاف:٢٩].

” اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب پڑھ کر ختم ہوگیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے“۔

اور اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں،تو آپ ہی خاتم الانبیاء والرسل ہیں،اور آپ کی شریعت تمام گذشتہ شریعتوں کو ختم کرنے

والی ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے :

﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴾ [الأحزاب: ٤٠].

"(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے"۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟!» قَالَ: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ».

"میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں" (بخاری: 3535، مسلم: 2286)۔

اور اہل سنت والجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ جو آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے رسول نہ ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو یا وہ یہ کہے کہ آپ کی

رسالت صرف عرب والوں کے ساتھ خاص ہے، یا کوئی آپ کی شریعت سے نکل سکتا ہے، جیسے شریعت موسی سے خضر کا نکل جانا، تو ان تینوں صورتوں میں کسی ایک کے ساتھ اس طرح اعتقاد رکھنے کی صورت میں وہ کافر ہے۔

اور ایسے ہی جن کا یہ اعتقاد ہے کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء نہیں ہیں، اور ان کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے تو یہ بھی کافر ہے، اس لیے کہ اس سے اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی تکذیب لازم آتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی محبت ہر شخص پر واجب ہے، اور یہی اصل ایمان ہے، چنانچہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہ رکھے تو وہ مومن ہی نہیں ہے، اور کمال محبت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہر شخص کی محبت پر مقدم کرے، اس لئے جس نے کسی کی محبت کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت پر مقدم کیا تو اس کا ایمان ناقص ہے، اور وہ واجبی ایمان نہ لا سکا، اور اس کے اس فسق اور ضعف ایمانی کی وجہ سے اس کے لئے شدید وعید ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَجِهَادٍ فِى سَبِيلِهِۦ فَتَرَبَّصُوا۟ حَتَّىٰ يَأْتِىَ ٱللَّهُ بِأَمْرِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴾ [التوبة:٢٤].

" آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور

تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا ‘‘۔

اور اہل سنت والجماعت ہمارے نبی کے ایک ہی رات میں ایک بار روح وبدن کے ساتھ مکمل بیداری کی حالت میں اسراء ومعراج پر ایمان رکھتے ہیں۔

رویت باری تعالی اور عہد وپیمان پر ایمان

اہل سنت والجماعت کا یہ ایمان ہے کہ میدان محشر میں تمام مومنین اپنی آنکھوں سے رب کریم کا دیدار فرمائیں گے، اور جنت میں داخلے کے بعد بھی رب کا دیدار کریں گے،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة: ٢٢-٢٣]

" اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے☆ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے"۔

آپ ﷺ سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ مومنین اپنے رب کو بروز قیامت اور جنت میں دیکھیں گے، جیسا کہ بخاری ومسلم کی روایت جو جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ»، وفي لفظ: «لاَ تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ»، وفي اللفظ الآخر: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟!».

" تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی مزاحمت نہیں ہو گی۔ کھلم کھلا دیکھو گے، بے تکلف، بے مشقت، بے زحمت" (بخاری: 7436، مسلم: 633)

اور ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کے ساتھ ہے " تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہو گا" (بخاری: 573)

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کے ساتھ ہے "تم کو کچھ تکلیف ہوتی ہے سورج کو دیکھنے میں دوپہر کے وقت جب کھلا ہوا ہو اور ابر نہ ہو؟" (مسلم:183)۔

اہل سنت والجماعت اس عہد و پیمان پر ایمان رکھتے ہیں جسے اللہ نے آدم اور ان کی ذریت سے لی ہے،اور برحق ہے،اللہ کا فرمان ہے :

﴿وَإِذۡ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِيٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَأَشۡهَدَهُمۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ أَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡۖ قَالُواْ بَلَىٰ شَهِدۡنَآۚ أَن تَقُولُواْ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنۡ هَٰذَا غَٰفِلِينَ﴾ [الأعراف:١٧٢]

"اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے"۔

اہل سنت والجماعت لوح و قلم پر ایمان رکھتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت عرش الٰہی اور کرسی پر ایمان رکھتے ہیں۔

کفر وایمان کا حکم لگانے پر ایمان

ہم کسی بھی اہل قبلہ کی تکفیر کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں کرتے جب تک کہ دین کے کسی واضح حرام کردہ چیز کو حلال نہ سمجھتا ہو،یا دین کے کسی واضح واجب امر کا انکار کرے،یا قولی و عملی طور پر نواقض اسلام میں سے کسی ایک پر عمل پیرا ہو۔

ہم اہل قبلہ اس وقت تک مسلمان ہی کا نام دیں گے جب تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتا ہے، اور قولی، عملی اوراعتقادی طور پر کسی بھی نواقض اسلام پر عمل نہیں کرتا۔

اور ہم کسی کے جنتی وجہنمی ہونے کی تعیین نہیں کرتےسوائے ان کے جن کے متعلق قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے،جیسے عشرہ مبشرہ،و ثابت بن قیس بن شماس، اور ان کے علاوہ صحابہ کرام۔

بھلائی کرنے والے مومنوں کے متعلق مجھے امید ہے کہ اللہ انہیں درگذر فرمائے گا، اور اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل کرے گا،اور

ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کہتے،اور ہم گنہ گاروں پر ڈرتے ہیں،ان کے لئے معافی کی دعا کرتے ہیں،اور انہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں سمجھتے۔

اور ہم اہل عدل وامانت سے محبت کرتے ہیں،خیانت کرنے والوں اور ظلم ڈھانے والوں سے بغض رکھتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کی اتباع کرتے ہیں،اہل شذوذو نادر اور اختلاف برپا کرنے والے نیز گروہ بندی کرنے والوں سے دوری بناتے ہیں،علم میں شبہ ہونے کی صورت میں اس علم کو اللہ کے حوالے کردیتے ہیں۔

ہر اہل قبلہ میں سے نیک وفاجر کے پیچھے ہم نماز کو صحیح سمجھتے ہیں،اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہیں،اور ہم ان میں سے کسی کے کفر وشرک اور نفاق کی گواہی نہیں دیتے جب تک کہ ان سے وہ چیز آشکارا نہ ہوجائے،اور ان کے اندرونی معاملات کو اللہ کے سپر د کرتے ہیں۔

اور ہم اماموں اورحکام کے خلاف بغاوت کو صحیح نہیں سمجھتے گرچہ وہ ظلم کریں،اور نہ ہی ان کے خلاف بدعا کرتے ہیں،اور نہ ہی ان کی فرمانبرداری سے دست بردار ہوتے ہیں،اور ہم ان کی فرمانبرداری کو بطور فرض اللہ عزوجل کی فرمانبرداری مانتے ہیں جب تک کہ وہ معصیت وگناہ کا حکم نہ دیں،اور ہم ان کی اصلاح اور معافی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اور ہم جہاد وحج کو مسلمانوں کے حکام کے ساتھ چاہے وہ نیک ہوں یابد قیامت تک جاری وساری کو صحیح سمجھتے ہیں کوئی چیز نہ اس کو باطل

کرسکتی ہے اور نہ اسے کمتر بنا سکتی ہے۔

سفر وحضر میں دونوں موزوں پر مسح کرنے کو ہم صحیح سمجھتے ہیں، جیسے کہ قولی و عملی دونوں طرح کی حدیثیں تواتر کی شکل میں آئی ہیں۔

اور اہل سنت والجماعت قیامت کی تمام چھوٹی وبڑی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

ہم کاہن وجوتشیوں کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ اس کی بھی جو کتاب وسنت اور اجماع ائمہ کے خلاف کوئی دعوی کرے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت کی فضیلت پر ایمان

اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب سے ہم محبت کرتے ہیں، اور ان میں سے ہم کسی کی محبت میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی سے براءت نہیں کرتے،ہم ان سے بغض رکھنے والوں سے بغض رکھتے ہیں، اور ان سے بھی جو انہیں بھلائی سے یاد نہیں کرتے،اور ہم ان کا ذکر خیر کے ساتھ کرتے ہیں۔

اور میں براءت اختیار کرتا ہوں ان رافضہ کے طریقوں سے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے بغض رکھتے ہیں، اور انہیں گالیاں دیتے ہیں،اور ناصبہ کے طریقے سے بھی جو اپنے قول وعمل سے اہل بیت کو ایذا پہونچاتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت کرنا دین،ایمان اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر،نفاق اور سرکشی ہے۔

اور ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کو ثابت کرتے ہیں،ان میں سب سے پہلے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں،پھر ان کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں،پھر ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں،یہی چار خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ ہیں۔

اور ان دس آدمیوں کے جنت کی گواہی دیتے ہیں جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے،اور انہیں جنت کی خوش خبری دی ہے،اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ یہ ہیں:

أبُو بَكرٍ الصديق وَعُمَرِ بن الخطاب وَعُثْمَانُ بن عفان وَعَلِي بن أبي طالب وَطَلْحَةُ بن عبيدالله وَالزُّبَيْرِ بن العوامُ وَسَعْدٌ بن أبي وقاص وسعيد بن زيد وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بن عَوْفٍ وأبو عبيدة بن الجراح - وهو أمين هذه الأمة - (ترمذي: 3748)

1- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

2-عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

3- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

4-علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

5- طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

6- زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

7- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

8- سعید بن زید رضی اللہ عنہ

9- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

10- ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور یہ اس امت کے امین ہیں،ہم انہیں رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں اور ان کا ذکر جمیل کرتے ہیں۔

ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور انہیں اپنا دوست مانتے ہیں،اور ان کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی حفاظت کرتے ہیں،جیسا کہ یزید بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تقریر کرنے کے مقصد سے مقام غدیر خم جو کہ مکہ ومدینہ کے درمیان واقع ہے کھڑے ہوئے،آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، نصیحت کی اور یاد دہانی کرائی، پھر فرمایا:

«أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ؛ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ»، فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي؛ أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي».

”بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آئے اور میں قبول کروں، میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے، تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو “ غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب

کی طرف، پھر فرمایا: ’’دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں ’’ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی‘‘ (مسلم: 2408)۔

اور میں رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو سارے مومنوں کی ماں تسلیم کرتا ہوں،اور اہل سنت والجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ آخرت میں وہ سب آپ ﷺ کی بیویاں ہوں گی، اور بالخصوص خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ ﷺ کے بیشتر اولاد کی ماں ہیں،اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو بڑے فضائل کی حامل ہیں، انہیں فضیلتوں میں سے وہ ہے بخاری ومسلم میں ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا: آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

’’مردوں میں تو بہت سے کامل لوگ اٹھے لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران علیہما السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی ' ہاں عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے‘‘ (بخاری: 3411، مسلم: 2431)

اورعائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ»، فَقَالَتْ: «وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ».

"اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں، تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا، کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی" (بخاری: 3217، مسلم: 2447)

اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی حالانکہ اللہ نے آپ کی براءت کا اعلان کردیا ہے،تو ایسا کرنےوالے نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا،اس لئے کہ وہ اللہ کی تکذیب کرنے والا ہے۔

اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات اور پاک ذریت کو ہر قسم کی الائشوں اور گندگیوں سے پاک باز ہونے کی بات کی تو وہ نفاق سے بری ہوگیا،جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا﴾ [سورة الأحزاب: ٣٣].

" اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا"۔

صحابہ کرام،تابعین عظام اور ان کے بعد ائمہ اہل خیر واثر،اور صاحب

فقہ نظر میں سے علمائے سلف نے یہ پسند کیا ہے کہ ہم ان کا ذکر جمیل کریں،اور کسی بھی نبی پر ہم ان میں سے کسی کو فضیلت نہ دیں۔

اہل سنت والجماعت ان سے آئی ہوئی کراماتوں پر ایمان رکھتے ہیں،اور ثقہ راویوں سے آئی ہوئی روایات کو صحیح مانتے ہیں،اور ان سے حاصل شدہ کرامات ہمارے نبی محمد ﷺ کی ان کے اتباع کی برکت کی وجہ سے ہیں۔

آخرت کے دن پر ایمان

وہ آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں:اور یوم آخرت وہی قیامت کا دن ہے،اور اس دن جو وقوع پذیر ہوگا جیسے دوبارہ لوگوں کا اٹھایا جانا، حساب وکتاب، جزاء،حوض پر حاضری، قیام میزان،پل صراط سے گذرنا،اور جنت وجہنم۔

ان کا یہ ایمان ہے کہ بروز قیامت قبر سے تمام جسم اٹھائے جائیں گے،اور ان میں دوبارہ روح ڈالی جائے گی،اور جو اس پر ایمان نہ رکھے وہ کافر ہے،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبۡعَثُواْۚ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٞ﴾ [سورة التغابن: ٧].

"ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں، اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے، اور اللہ پر یہ بالکل

ہی آسان ہے“۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأْتِينَا ٱلسَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّى لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَآ أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرُ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴾ [سورة سبأ: ٣].

”کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی، آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی چیز کھلی کتاب میں موجود ہے“۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴾ [سورة يونس: ٥٣].

”اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں، قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی سچ ہے، اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے“۔

حساب پر ایمان

اور وہ حساب پر اور داہنے ہاتھوں میں نامہ اعمال دیئے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝٨ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا﴾ [سورة الإنشقاق: ٧-٩].

"تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا ☆ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا ☆ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا"۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ﴾ [سورة الحاقة: ٢٥].

"لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی

جائے گی، وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی''۔

اور اعمال کے وزن کئے جانے اور محسوس کئے جانے والے ترازو کے بلند ہونے پر ایمان رکھتے ہیں،اور یہ کہ اس ترازو کے دو پلڑے ہیں،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

﴿وَٱلْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ [سورة الأعراف: ٨].

''اور اس روز وزن بھی برحق ہے، پھر جس شخص کا پلا بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے''۔

حوض پر ایمان

اہل سنت والجماعت میدان محشر میں ہمارے نبی محمد ﷺ کے حوض کوثر پر ایمان رکھتے ہیں، اور آپ جنت میں نہر کوثر سے لوگوں کو پائیں گے،آب کوثر دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا،برف سے زیادہ ٹھنڈا،مشک سے زیادہ خوشبودار،نہر کوثر کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت، اور اس کی چوڑائی ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے،اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں،جیسا کہ اس کے متعلق صحیح احادیث سے ثابت ہے (مسلم:2300)۔

جو پل صراط کو پار کرلے، اور اس سے گذر جائے تو وہ نجات پا گیا،اور وہ جنتیوں میں سے ہے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ [سورة مريم: ٧١-٧٢].

"تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے

پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے ☆ پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے‘‘۔

جنت وجہنم پر ایمان

وہ جنت ودوزخ پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہ دونوں ابھی موجود ہیں،اور وہ اعمال کے بدلے کے دو گھر ہیں،اور وہ نہ فنا ہونے والے ہیں اور نہ ہی مٹنے والے ہیں، جنت توحید والے مومنوں کا گھر ہے، اور جہنم کافروں،یہود ونصاری کے فاجر،بے دین، بت پرست منافقین ومشرکین وغیرہ کا گھر ہے،اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٖ ۝١٣ وَإِنَّ ٱلۡفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٖ﴾ [سورة الإنفطار: ١٣-١٤].

"یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش وآرام اور) نعمتوں میں ہوں گے ☆ اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے"۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ شَقُواْ فَفِي ٱلنَّارِ لَهُمۡ فِيهَا زَفِيرٞ وَشَهِيقٌ ﴾ [سورة هود: ١٠٦].

”لیکن جو بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں چیخیں گے چلائیں گے“۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِي ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ﴾ [سورة هود: ١٠٨].

”لیکن جو نیک بخت کئے گئے وہ جنت میں ہوں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان وزمین باقی رہے مگر جو تیرا پروردگار چاہے۔ یہ بے انتہا بخشش ہے“۔

شفاعت پر ایمان

وہ شفاعت پر ایمان رکھتے ہیں،کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کرنے والے اہل توحید میں سے گنہ گار دوزخ میں داخل ہوں گے، اور وہ اپنے گناہوں اور معصیت کے مقدار دوزخ میں ٹھہرے رہیں گے،اس کے بعد سفارشیوں کی سفارش سے،یا ارحم الراحمین کی رحمت خاص کی بنا پر وہ جہنم سے آزاد ہوجائیں گے،جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں،جہنم میں داخل ہونے سے وہ جل کر بالکل کوئلہ ہو جائیں گے،پھر انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا، اور وہ ایسے ہی اس میں جواں ہوجائیں گے جیسے کہ سیلاب کے بعد ندی کے ساحل پر دانہ ہرا بھرا ہو جاتا ہے،پھر جب انہیں سنوار دیا جائے گا اور صاف وستھرا بنا دیا جائے گا پھر انہیں جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی،جب سارے گنہ گار موحدین کے جہنم سے نکلنے کی کاروائی مکمل ہو جائے گی، تو کفار کے لیے جہنم کو پیک کردیا جائے گا،پھر وہ وہاں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے نہیں نکل سکتے ہیں،اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾ [سورۃ الهمزة: ٨-٩].

"وہ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی ☆ بڑے بڑے ستونوں میں"۔

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنَ ٱلنَّارِ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ﴾ [سورۃ المائدة: ٣٧].

"یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے، ان کے لئے تو دوامی عذاب ہیں"۔

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوا۟ لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا۟ مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ ٱللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ حَسَرَٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ [سورۃ البقرة: ١٦٧].

"اور تابعدار لوگ کہنے لگیں گے، کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہوجائیں جیسے یہ ہم سے ہیں، اسی طرح اللہ تعالٰی انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان کو حسرت دلانے کو، یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے"۔

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿لَّٰبِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا﴾ [سورۃ النبأ: ٢٣].

”وہ اس میں مدتوں ٹھہرے رہیں گے“۔

اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمۡ عُمۡيٗا وَبُكۡمٗا وَصُمّٗاۖ مَّأۡوَىٰهُمۡ جَهَنَّمُۖ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنَٰهُمۡ سَعِيرٗا﴾ [الإسراء: ٩٧].

”اللہ جس کی رہنمائی کرے تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منھ حشر کریں گے، دراں حالیکہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے“۔

اور اسی اصل سے جڑی ہوئی تمام چیزوں پر ایمان رکھتے تھے،جو موت کے بعد برزخی زندگی میں رونما ہوں گی جیسے قبر میں میت کو دفن کے بعد اس کے جسم میں روح کا دوبارہ لوٹانا، قبر کا فتنہ،قبر کی نعمتیں اور اس کا عذاب،اور اس سے قبر میں منکرنکیر کا اس کے رب، دین اور نبی کے متعلق سوال کرنا،اور قبر میں میت کےلئے جنت یا جہنم کا دروازہ کھلنا،میت کےلئے اس کی قبر کا جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہونا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہونا، جیسا کہ اس کے متعلق احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، اور قبر کے چمٹ جانے پر بھی وہ ایمان رکھتے ہیں، یہ بھی حدیث رسول سے ثابت ہے (احمد: 24283، ابن حبان: 3112)۔

بھلی وبری تقدیر پر ایمان لانا

اور قضائے الہی اور بھلی وبری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں،اور تقدیر کے چاروں درجات پر ایمان رکھتے ہیں:

1- علم

2- لکھنا

3- مشیئت

4- پیدا کرنا وایجاد کرنا

علم پرایمان لانے کا مطلب:

اہل سنت والجماعت علم پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس طرح سے کہ اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ازل میں ہونے سے پہلے ہی سے ہے،ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس کا بھی علم اللہ کے پاس ہے،اور موجودہ وقت میں اور مستقبل میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا بھی علم اس کے پاس ہے،اور وہ

جو نہیں ہوا اسے بھی جانتا ہے، اور اگر ہوتا تو کیسا ہوتا اس کا بھی علم اس کے پاس ہے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

﴿وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ﴾ [سورة البقرة: ٢٣١].

”اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿أَلَمۡ تَعۡلَمۡ أَنَّ ٱللَّهَ لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ وَيَغۡفِرُ لِمَن يَشَآءُۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ﴾ [سورة المائدة: ٤٠].

”کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے زمین وآسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے“۔

ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَا تَأۡتِينَا ٱلسَّاعَةُۖ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأۡتِيَنَّكُمۡ عَٰلِمِ ٱلۡغَيۡبِۖ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٖ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ﴾ [سورة سبأ: ٣].

”کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں

میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی چیز کھلی کتاب میں موجود ہے"۔

لکھنے پر ایمان لانے کا مطلب:

وہ لکھنے پر ایمان رکھتے ہیں، اس طور سے کہ اللہ نے ہر چیز کو ذکر یعنی لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے،اللہ کے پاس ہر چیز کا علم ہے،اور اس نے ہر چیز کو اس کی ذاتی وصفاتی حیثیت سے، اور افعال وحرکات وسکنات کے اعتبار سے، تر وخشک، موت وحیات،سعادت وبد بختی،،عزت وذلت،عاجزی، وعقل مندی کے اعتبار سے لکھ رکھا ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے :

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِى كِتَٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ﴾ [سورة الحج: ٧٠].

"کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے"۔

ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا:

﴿مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ﴾ [سورة الحديد: ٢٢].

"نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں،

مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ﴾ [سورة الأنعام: ٥٩].

”اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں “۔

اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى المَاءِ».

”اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے، اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا“ (مسلم:2653)۔

اللہ کا ارشاد ہے :

﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ [سورة يس: ١٢].

”بے شک ہم مردوں کو زندہ کریں گے، اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ [سورة يونس: ٦١].

”اور آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور جو کام بھی کرتے ہوں ہم کو سب کی خبر رہتی ہے جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو۔ اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اورنہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز بڑی مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے“۔

مشیئت پرایمان لانے کا مطلب:

اور وہ لوگ اللہ کی مشیئت اور اس کے ارادے پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہ اس طرح سے کہ اس کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزوں کا اللہ نے ارادہ کیا ہے، اور یہ کہ اللہ کی بادشاہت میں اس کی چاہت کے بغیر کوئی چیز واقع نہیں ہو سکتی، اس لئے وہی رونما ہوا جو اس نے چاہا، اور جو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، اور اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٞ لِّمَا يُرِيدُ﴾ [سورة هود: ١٠٧].

"وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان وزمین برقرار رہیں۔ سوائے اس وقت کے جو تمہارا رب چاہے۔ یقیناً تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿فَعَّالٞ لِّمَا يُرِيدُ﴾ [سورة البروج: ١٦].

" جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ يُدۡخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفۡعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ [سورة الحج: ١٤].

"ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالی لہریں لیتی ہوئی نہروں والی

جنتوں میں لے جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾ [سورة الحج: ١٨].

”کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدہ میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کردے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوْفُواْ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ﴾ [سورة المائدة: ١].

”اے ایمان والو! عہد وپیماں پورے کرو، تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے“۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [سورة الإنسان: ٣٠].

''اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے بیشک اللہ تعالیٰ علم والا باحکمت ہے''۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهۡدِيَهُۥ يَشۡرَحۡ صَدۡرَهُۥ لِلۡإِسۡلَٰمِۖ وَمَن يُرِدۡ أَن يُضِلَّهُۥ يَجۡعَلۡ صَدۡرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي ٱلسَّمَآءِۚ كَذَٰلِكَ يَجۡعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ﴾ [سورة الأنعام: ١٢٥].

'' سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے''۔

آیت مذکورہ میں یہی ہونے والے تقدیر کے ارادے ہیں جو مشیئت کے بعد آتے ہیں، یہ دینی وشرعی ارادہ کے علاوہ ہیں جو کہ محبت ورضا کو شامل ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِن تَكۡفُرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمۡۖ وَلَا يَرۡضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلۡكُفۡرَۖ وَإِن تَشۡكُرُواْ يَرۡضَهُ لَكُمۡۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٞ وِزۡرَ أُخۡرَىٰۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَۚ إِنَّهُۥ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ﴾ [سورة الزمر: ٧].

" اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلْـَٔاخِرَةَ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ [سورة الأنفال: ٦٧].

"تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [سورة الأحزاب: ٣٣].

"اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے"۔

پیدا کرنے اور ایجاد کرنے پرایمان لانے کا مطلب:

اہل سنت والجماعت پیدا کرنے اور ایجاد کرنے پر ایمان اس طرح رکھتے ہیں کہ اللہ نے ہی اس وجود میں تمام چیزوں کا خالق ہے،اللہ

کے علاوہ کوئی خالق ہی نہیں،اس نے ذاتی چیزوں کو پیدا کیا جیسے انسان، جنات، چوپائے،اور اللہ نے ان کے اعمال کو اور افعال کو پیدا کیا،اور اس قدرت وطاقت کو پیدا کیا جس سے وہ ان سارے افعال کو کرتے ہیں،جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ [سورة زمر: ٦٢].

" اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [سورة الصافات: ٩٦].

"حالانکہ اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا اور اسے بھی جو تم کرتے ہو"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [سورة القمر: ٤٩].

"بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَٰكُمْ﴾ [سورة الأعراف: ١١].

"اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴾ [سورة الزمر: ٦].

"وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں، یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہک رہے ہو"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا فَهُمْ لَهَا مَٰلِكُونَ﴾ [سورة يس: ٧١].

"کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے (بھی) پیدا کر دیئے، جن کے یہ مالک ہوگئے ہیں "۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴾ [سورة العنكبوت: ٦١].

" اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین وآسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ، پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں "۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿ لَخَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ [سورة غافر: ٥٧].

"آسمان وزمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے، لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں"۔

ایک مقام پر اللہ نے یوں فرمایا:

﴿ أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ ٱلْخَلَّٰقُ ٱلْعَلِيمُ ﴾ [سورة يس: ٨١].

"جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں، بے شک قادر ہے۔ اور وہی تو پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے"۔

اوروہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں انسان کو جو مصیبت لاحق نہیں ہوئی وہ اسے لاحق ہونے والی نہیں تھی، اور جو مصیبت اسے پہنچی وہ اس کے چوک کے نتیجے میں نہیں، (یعنی وہی ہوتا ہے جو اللہ نے ازل سے مقدر کیا ہے) جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وصیت فرمائی ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اس وقت آپ نے مجھ سے یہ فرمایا:

«يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ

تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ».

"اے لڑکے! بیشک میں تمھیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمھیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمھیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمھیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں" (ترمذي: 2516 وحسن صحیح)۔

قرآن کریم اور حدیث جبریل میں ایمان واعتقاد کے یہی چھ اصول بیان کئے گئے ہیں اس لئےکسی کا ایمان ان پر اعتقاد لائے اور اسے عملی جامہ پہنائے بغیر درست نہیں ہو سکتا،اور ساتھ ہی کلمہ شہادتین (لا إله إلا الله ومحمد رسول الله) زبان سے ادا کرنا بھی لازمی ہے۔

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ میں جو چیزیں لازمی ہیں وہ یہ ہیں:

1- کلمہ توحید کا زبان سے ادا کرنا۔

2- کلمہ تو حید کے شروط کو پورا کرنا۔

3- کلمہ توحید کے معانی پر ایمان واعتقاد رکھنا۔

4- کلمہ توحید کے تقاضوں پر عمل کرنا۔

5- کلمہ توحید کے نواقض سے دوری اختیار کرنا۔

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے شروط اور وہ یہ ہیں:

پہلی شرط:

وہ علم جو جہالت کے منافی ہے۔

دوسری شرط: وہ پختہ یقین جو شک وشبہ کے منافی ہے۔

تیسری شرط: وہ قبول جو رد کرنے کے منافی ہے۔

چوتھی شرط: اس کے حقوق ایسی فرمانبرداری جو ترک کے منافی ہے۔

پانچویں شرط: ایسی ٹھوس صدق گوئی جو نفاق کو روکنے والی ہے۔

چھٹی شرط : اخلاص جو شرک کے منافی ہے۔

ساتویں شرط: ایسی محبت جوبغض کے منافی ہے۔

اوراہل علم نےایک آٹھویں شرط کا اضافہ کیا ہے،اور وہ ہے غیراللہ کی عبادت کا انکار کرنا، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ».

"جس شخص نے" لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ "کہا اور انکار کیا ان چیزوں کا جن کو پوجتے ہیں سوائے اللہ کے (آدمی ہوں یا جن، اوتار، جھاڑ، پہاڑ یا بت وغیرہ) تو حرام ہو گیا مال اس کا اور خون اس کا، اور اس کا حساب اللہ پر ہے" (مسلم:23)۔

کلمہ رسالت محمد رسول اللہ کی گواہی کے شروط

زبان سے محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دینا اس کے تمام شروط پر عمل کرتے ہوئے، اوراس کے معانی پر اعتقاد رکھتے ہوئے، اوراس کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے،اور اس کے مخالف چیزوں سے دوری بناتے ہوئے لازمی ہے،علم، تصدیق اور ایمان کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی، قرشی، مکی پھر مدنی، تمام لوگوں کی طرف بھیجے گئےرسول ہیں،چاہے وہ انسان ہوں یا جنات، یا عرب ہوں یا عجم، اور ساتھ ہی آپ خاتم الانبیاء والرسل ہیں، اور آپ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کومنسوخ کرنے والی ہے، اور وہ قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہنے والی ہے، یہی کلمہ رسالت کی شہادت کی پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط:

رسول اللہ ﷺ نے جو باتیں ہمیں بتائی ہیں اس میں آپ کی تصدیق کرنا۔

تیسری شرط:

آپ ﷺ کے بیان کردہ احکامات کو نافذ کرنا،اور وہ اس طرح کی آپ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اسے بجا لانا، اورجن چیزوں سے روکا ہے اس سے اجتناب کرنا۔

تیسری شرط:اللہ تعالی کی عبادت آپ کی تعلیمات کے مطابق کرنا۔

کلمہ توحید لاالہ الا اللہ کے نواقض کی مثالیں

عبادت کی قسموں میں سے کسی قسم کو غیر اللہ کے نام کردینا، جیسے نماز، یا روزہ، یا حج، یا دعا، یارکوع، یا سجدہ، یا طواف یا قربانی یا اس کے علاوہ عبادت کی دوسری قسمیں جیسے غیر اللہ سے مدد طلب کرنا،اور اسی وجہ سے وہ اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت کے وجوب کا انکار کردے، یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام کا انکار کردے، یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا یا اللہ کے بیان کردہ کسی خبر کا، یا اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی کا، یا مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یا حساب کا یا جزاء کا یا جنت یا جہنم کا انکار کردے، یا پھر نماز، زکاۃ، روزہ، حج کے واجب ہونے کا انکار کردے، یانماز کو کاہلی اور اسے حقیر وہلکا سمجھ کر چھوڑ دے لیکن اس کے وجوب کا انکار نہ کرے، اہل علم کے صحیح قول کے مطابق، یہ تمام شکلیں کلمہ توحید کے نواقض کی ہیں۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں، آدمی دین میں جس کے حرام ہونے کی وضاحت ہے اس کا انکار کردے جیسے اپنے نفس کے

قتل کی تحریم کا انکار کردے،یا ناحق اپنے علاوہ کسی کے قتل کی تحریم کا منکر ہو،یا سود، زنا، شراب نوشی،والدین کی نافرمانی،رشتہ توڑنے، رشوت، جھوٹی گواہی، یتیم کا مال کھا جانا، غیبت اور چغل خوری کے حرام ہونے کا انکارکرنا۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ زبان سے ایمان کا اظہار کرے اور دل میں کفر چھپائے ہو،وہ منافق کہلاتا ہے،یا وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے دنیا کی خاطر اسلام میں داخل ہوجائے،یا قتل کے خوف سے اسلام قبول کرلے،جیسے کہ منافقوں کی حالت تھی،اللہ نے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ [سورة المنافقون: ٣].

”یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، سو وہ نہیں سمجھتے“۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں، اللہ کی تکذیب کرنا، یا اللہ کے رسول جو دین لیکر آئے ہیں اس کی تکذیب کرنا، یا اللہ اور اس کے رسول سے بغض رکھنا،یا جو اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے آیا ہے اس سے بھی بغض رکھنا،یا اللہ کے رسول نے جو بات ہمیں بتائی ہے اس کے سچ ہونے میں شک کرنا،یا جو اللہ نے ہمیں بتائی ہے اس کےسچ ہونےمیں شک وشبہ کرنا،یا قیامت کے واقع ہونے پر، بعث بعدالموت، اور جنت وجہنم پر شک کرنا،جیسا کہ اللہ تعالی نے دو

باغ والوں کے انکار کے متعلق خبر دی ہے جس نے قیامت کے متعلق شک کیا تھا،اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً﴾ [سورة فصلت: ٥٠].

"اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے"۔

ایک دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿قَالَ لَهُۥ صَاحِبُهُۥ وَهُوَ يُحَاوِرُهُۥٓ أَكَفَرْتَ بِٱلَّذِى خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّىٰكَ رَجُلًا﴾ [سورة الكهف: ٣٧].

"اس کے ساتھی نے، جب کہ وہ اس سے باتیں کر رہا تھا، اس سے کہا کیا تو نے اس کے ساتھ کفر کیا جس نے تجھے حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک قطرے سے، پھر تجھے ٹھیک ٹھاک ایک آدمی بنا دیا"۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دین کے فتح کو ناپسند کرے،اسلام کے غلبہ اور اس کے برتری کو ناپسند کرے،یا رسول اللہ کے دین کے ڈاون ہونے پر، اور اسلام ومسلمان کے کمزور ہونے پر خوشی ظاہر کرے۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے واجب نہ ہونے پر اعتقاد رکھے۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ اللہ کی عبادت سے تکبر کرے،وہ اس طور سے کہ اللہ اور رسول اللہ کے حکم کو انکار واستکبار سے

قبول کرے، گرچہ وہ تصدیق کرنے والا ہو جیسے کہ ابلیس، فرعون اور یہود اور آپ کے چچا ابو طالب کا حال تھا،اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم انکار وتکبر سے لیا، اللہ تعالی نے ابلیس کے متعلق فرمایا:

﴿ وَإِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلَٰٓئِكَةِ ٱسۡجُدُواْ لِأٓدَمَ فَسَجَدُوٓاْ إِلَّآ إِبۡلِيسَ أَبَىٰ وَٱسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴾ [سورة البقرة: ٣٤].

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہوگیا"۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ قرآن وحدیث کے مطابق فیصلہ دینے میں عدم وجوب کا اعتقاد رکھتا ہو۔

☆ نواقض اسلام کی بعض مثالیں یہ ہیں کہ اللہ کے دین سے رو گردانی کرے،نہ تو اسے سیکھے اور نہ ہی اس کے مطابق عمل کرے،تو اللہ کی عبادت بھی نہ کرے،جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ عَمَّآ أُنذِرُواْ مُعۡرِضُونَ ﴾ [سورة الأحقاف: ٣].

"اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اس چیز سے جس سے وہ ڈرائے گئے، منہ پھیرنے والے ہیں"۔

خاتمہ

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے، اور موت تک اسی پر جمے رہنے والا بنائے، وہی مددگار اور وہی اس پر قادر ہے، اور درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر، اور آپ کے آل واصحاب پر اور تمام متبعین پر قیامت کے دن تک۔

وآخرُ دَعْوانا أنِ الحمدُ لله ربِّ العالَمين.

IslamHouse.com

IslamHouseOr IslamHouseOR/ islamhouse.com/or/

IslamHouseOr/

ABDUL AZIZ ALRAJHI FOUNDATION

For more details visit
www.GuideToIslam.com

GUIDE TO ISLAM

contact us :Books@guidetoislam.com

Guidetolslam.org Guidetoislam1 Guidetoislam www.Guidetoislam.com

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس: ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب: ٢٩٤٦٥ الرياض: ١١٤٥٧

P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126

Rabwah

OFFICERABWAH